دفتر برائے تعلقات عامہ و میڈیا کوآرڈی نیشن

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نئی دہلی

1/02/2019

اسلام، آئین اور شریعت کی روشنی میں تین طلاق پر جامعہ میں بحث

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ قانون نے ''آئین، قانون اور شریعت کی روشنی میں تین طلاق'' کے موضوع پر ایک توسیعی خطبے کا انعقاد کیا، جس میں بڑی تعداد میں یونیورسٹی کے طلبہ اور اساتذہ حصہ نے حصہ لیا۔

علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ قانون کے سابق چیئر مین محمد شبیر اس پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر مدعو تھے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ہندستان کے مسلم طبقے میں ایک ہی بار میں 'طلاق طلاق طلاق: تین طلاق' کہہ کر طلاق دینے کے مسئلے پر شاہ بانو کیس کے بعد سے کئی پارٹیاں سیاست کرتی رہی ہیں، جن میں سے کچھ ان دنوں کچھ زیادہ ہی فعال ہیں۔

انہوں نے کہا، اگر وقت رہتے مسلم پرسنل لا بورڈ اس مسئلے کو سلجھالیتا تو آج یہ حالات پیدا نہ ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کو مسلم پرسنل لا بورڈ سے تین طلاق کے بارے میں بدلاو کرنے کو کہنا چاہیئے تھا، نہ کہ پارلیمان سے۔

محمد شبیر نے کہا کہ یہ صحیح ہے کہ اس تین طلاق کا کچھ لوگوں نے غلط فائدہ اٹھایا اور فون، خط یہاں تک کہ وہاٹس ایپ تک سے طلاق دینے کے معاملے سامنے آتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم پرسنل لا بورڈ اگر وقت رہتے تین طلاق کے رواج کو روکنے کے لئے خود ہی قانونی ڈرافٹ بنا کر اس میں بدلاو کے لئے سرکار سے پہل کرنے کو کہتا تو آج اس مسئلے پر سیاسی قائدین اپنی روٹیاں نہیں سیک رہے ہوتے۔ بورڈ شریعہ کا سہارا لیکر معاصر سماج کے حساب سے اس میں تبدیلی لاسکتا تھا۔

انہوں نے کہا کہ عام لوگوں میں یہ سوچ ہے کہ ہندستان میں پورے مسلم سماج میں تین طلاق کا رواج ہے جبکہ یہ اسلام کی چار مسلکوں میں سے صرف حنفی مسلک میں جائز ہے۔

انھوں نے کہا کہ پاکستان، بنگلا دیش، افغانستان، الجیریا، کویت، انڈونیشیا، ایران، صومالیہ اور ترکی سمیت 84 ملکوں میں تین طلاق ہی نہیں، بلکہ زبانی طلاق دینے تک پر بہت پہلے ہی پابندی لگائی جا چکی ہے۔ ان ممالک میں شریعہ عدالتوں میں طلاق کی عرضی داخل کی جاتی ہے اور تین مہینے تک بھی کوئی صلح نہیں

ہونے پر طلاق کو منظوری ملتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہندستان میں اصلاح کے لئے مسلم طبقے کی جانب سے خود پہل نہ کرنے کی وجہ سے سیاسی پارٹیوں کو اسکا سیاسی فائدہ لینے کا موقع مل گیا۔ جسکی مثال سپریم کورٹ کے حکم کے بعد حکومت ایسا متنازع قانون لائی ہے جس میں ایک بار میں تین طلاق دینے والے کو تین سال کی جیل کا قانون بن گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ایسا عجیب قانون ہندستان میں ہی دیکھنے کو مل سکتا ہے۔

سوال جواب میں ایک لڑکی کے ذریعے پوچھے جانے پر کہ ہندستان کے مسلم پرسنل لا میں خواتین کو کھیتی کی زمین میں حصے داری کیوں نہیں دی گئی، اسکے جواب میں انہوں نے محمد علی جناح کو ذمہ دار بتایا۔انہوں نے کہا کہ جناح زمینداروں کی وکالت کرنے والے انسان تھے اور زمینداروں کے دباو میں انہوں نے 1937 میں بنے مسلم پرسنل لا ڈرافٹ میں مسلم خواتین کو کھیتی کی زمین میں حصے داری سے محروم کر دیا۔

جامعہ کے شعبہ قانون کی ڈین نزہت پروین خان نے کہا کہ تین طلاق مسلم سماج میں اصلاح کرنے کے بجائے سیاست کا موضوع بن چکا ہے۔شاہ بانو کیس کے وکالت سے ہی اس بارے میں سیاست کی جا رہی ہے جو ان دنوں کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔

جامعہ ملیہ کے رجسٹرار اے۔پی۔صدیقی آئی پی ایس نے انکشاف کیا کہ علی گڈھ مسلم یونیورسٹی میں قانون کی پڑھائی کرتے وقت وہ اور نزہت پروین دونوں ہی محمد شبیر کے طالب علم رہ چکے ہیں۔انہوں نے کہا کہ تین طلاق جیسے متنازع، سیاسی اور مذہبی مسئلے کو شبیر صاحب سے اچھی طرح کوئی نہیں سمجھا سکتا تھا۔

احمد عظیم

عوامی تعلقات افسر اور میڈیا کوآرڈینیٹر

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نئی دہلی